Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعرات | 18-جون 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے۔

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 18 جون 1998ء 22 صفرالمظفر 1419 ہجری 18 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 129

خدا تعالیٰ کی خاطر مجاہدہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل و احسان پر اس کا شکرگزار بندہ بنوں۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورہ الفتح)

ارشادات حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔ جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے اور وہ سب سے زیادہ گنہگار اور قابل سزا ٹھہرتا ہے۔ پس یہ ہرگز نہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بیعت کا اقرار ہی ہمارے لئے کافی ہے اور ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ مثل مشہور ہے جوئندہ یابندہ۔ جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور قرآن شریف میں بھی فرمایا گیا ہے (-) جو لوگ ہماری طرف آتے ہیں اور ہمارے لئے مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہم ان کے واسطے اپنی راہ کھول دیتے ہیں اور صراط مستقیم پر چلا دیتے ہیں۔ لیکن جو شخص کوشش ہی نہیں کرتا وہ کس طرح اس راہ کو پا سکتا ہے۔ خدا یابی اور حقیقی کامیابی اور نجات کا بھی یہی گر اور اصول ہے۔ انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے سے تھکے نہیں نہ درماندہ ہو اور نہ اس راہ میں کوئی کمزوری ظاہر کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 181)

تابکاری سے بچنے کا نسخہ

○ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک جمعہ میں تابکاری کے بداثرات سے بچنے کے لئے ہومیوپیتھی علاج تجویز فرمایا ہے۔ اور تاکید فرمائی ہے کہ یہ نسخہ ابھی سے استعمال کرنا شروع کر دیں۔ فہو الشافی۔

نمبر1 Radium Bromide CM

نمبر2 Carcinosin CM

ایک ہفتہ نمبر1 کی ایک خوراک ایک دفعہ کھائیں اور دوسرے ہفتہ نمبر2 کی ایک خوراک ایک دفعہ کھائیں اور چند مہینے تک جاری رکھیں کیونکہ تابکاری کے اثرات آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس دوا کا نقصان بھی کوئی نہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان میں تمام لوگوں کیلئے افادہ عام کے لئے یہ نسخہ عام کریں۔ (ناظر امور عامہ)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

جو شخص خدا سے عہد کرکے نبھاتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں صداقت نظر آتی ہے۔ اس کا دنیا کو فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ اس سے انتظام صحیح چلتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو انتظام بگڑ جائے۔ اگر آگ ہمیشہ جلانے کی بجائے کبھی ٹھنڈا بھی کرتی تو بہت مشکل پڑتی۔ مثلاً آگ کے ذریعہ روٹی پکتی ہے۔ اگر کبھی ایسا ہوتا کہ روٹی پکنے کی بجائے پانی ہو کر بہہ جاتی تو کس طرح مشکل پڑتی۔ آج جس طرح ایک جاہل سے بھی جاہل روٹی یقین سے پکاتا ہے اس وقت یہ یقین اٹھ جاتا اسی طرح پانی پیاس بجھاتا ہے۔ اگر یہ ہوتا کہ کبھی پیاس بڑھا بھی دیتا۔ ٹھنڈ پہنچانے کی بجائے آگ لگاتا تو تمام دنیا کا کام درہم برہم ہو جاتا۔

ہمیں اس قانون سے فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز اپنے کام میں ہے۔ اگر وہ چیز اپنا کام چھوڑ دے تو نتیجہ خراب پیدا ہو گا۔ عورت آٹا گوندھتی ہے اس کو یقین ہے کہ جب آٹے میں پانی ڈالا جائے گا تو وہ گوندھا جائے گا۔ لیکن اگر اس کا یہ یقین اٹھ جائے اور اس کو معلوم ہو کہ آٹا پانی ملنے سے کبھی آگ بھی بن جایا کرتا ہے تو وہ کب گوندھنے کی کوشش کرے گی۔ یا اگر پانی کے متعلق یہ معلوم ہو کہ کبھی پیاس بجھانے کی بجائے پیاس کو اور بھڑکاتا اور انتڑیوں کو کاٹ ڈالتا ہے تو کون ہے جو اس کو پینے کی جرأت کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ تمام مخلوق میں یہ قانون ہے کہ ہر چیز اپنی حدود کے اندر ہے اور وہی کام کرتی ہے۔ جو قدرت نے اسے سپرد کیا ہے۔ مگر انسان کو کیوں خرابی حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ یہ اس طریق کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً تاجروں کا دیوالیہ کیوں نکلتا ہے اس لئے کہ لوگ ادھار لیتے ہیں اور وقت مقررہ پر نہیں دیتے اس لئے سوداگر کا دیوالیہ نکل جاتا ہے۔ گورنمنٹ کمزور کیوں ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس کو ٹیکس وصول نہیں ہوتا۔ رعایا کیوں کمزور ہوتی ہے اس لئے کہ حکومت ان کی ضروریات پوری نہیں کرتی۔ دوسرے کام کیوں خراب ہوتے ہیں کہ افسر اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے اور ماتحت اپنے کام میں غفلت کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومتیں مٹ جاتی ہیں۔ لیکن جب تک ہر ایک شخص اسی قانون پر عمل نہ کرے جو قانون عام نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز اپنا فرض ادا کرے تو کوئی کام درست نہیں ہو سکتا۔

جب ہر ایک شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ اللہ کے فرمانبردار بندے کبھی اپنے عہد سے غافل نہیں ہوتے۔ جو شخص اپنے عہد بیعت پر قائم ہو وہ ہلاک نہیں ہوتا۔ دنیا میں ہر ایک سچا سلسلہ ایک شخص سے چلا ہے۔ جو شخص خدا سے اقرار کرتا اور اس کو نبھاتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔

(از خطبہ 8- جون 1923ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

ہماری تاریخ

الفضل' کا اجراء

18- جون 1913ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اخبار الفضل جاری کیا- یہ نام حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے خود تجویز فرمایا تھا۔

عہدِ (امامت) اولیٰ میں اخبار الفضل نے تاریخی، ملکی، جماعتی، سیاسی اور اخلاقی غرضیکہ ہر قسم کے مضامین میں پوری جماعت کی راہ نمائی کی- اور میدان صحافت میں یہاں تک اپنا سکہ بٹھالیا کہ "الہلال" کے ایڈیٹر مولوی ابوالکلام صاحب آزاد انہی دنوں قید ہوئے تو ان کے سیکرٹری نے آپ کی خدمت میں چٹھی لکھی کہ مولانا آزاد کو گورنمنٹ نے نظر بند کر دیا ہے ان سے پوچھا گیا کہ ہم آپ کو ایک اخبار کی اجازت دیتے ہیں تو انہوں نے صرف الفضل کی اجازت مانگی۔

1914ء میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو منصب امامت پر فائز فرمادیا- تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اس کی ادارت سنبھالی- 27- اگست 1914 تک کے پرچے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی ادارت میں نکلتے رہے پھر عملی طور پر یہ ذمہ داری حضرت قاضی اکمل صاحب نے اٹھالی اب الفضل کا حلقہ عمل روز بروز وسیع ہوتا جارہا تھا- اور قاضی صاحب کے ذمہ الفضل کی مینیجری کے علاوہ اور کام بھی تھے- اس لئے ایک مستقل ایڈیٹر کی ضرورت محسوس ہوئی- جس پر ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کی خدمات حاصل کی گئیں- مگر 11- جنوری 1916ء سے حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل کے سپرد ادارت ہوگئی- چند دن کے بعد پھر حضرت قاضی اکمل صاحب ہی ایڈیٹر بنا دیئے گئے- ازاں بعد 4- جولائی 1916ء سے اس کے مستقل ایڈیٹر خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی مقرر ہوئے- جنہوں نے 30 برس تک یہ ذمہ داری نہایت کامیابی سے سنبھالی- 18- نومبر 1946ء سے ادارت کا کام شیخ روشن دین صاحب تنویر بی اے ایل ایل بی کے سپرد کیا گیا- آپ کے بعد مکرم مسعود احمد صاب دہلوی اور پھر مکرم نسیم سیفی صاحب 10- مارچ 98ء تک اس کے ایڈیٹر رہے۔

الفضل ابتداً ہفتہ وار تھا دسمبر 1913ء کے سالانہ جلسہ پر تین دن یعنی 26 تا 28- دسمبر اس کا روزانہ لوکل ایڈیشن شائع ہوا- (امامت) ثانیہ کے قیام سے لیکر 7- نومبر 1915ء تک ہفتہ میں تین بار چھپتا رہا- بعد ازاں دوبار کر دیا گیا- 31- جولائی 1924ء سے 8- دسمبر 1925ء تک اس کی اشاعت ہفتہ میں تین بار رہی- 11- دسمبر 1925ء سے ہفتہ میں پھر دوبار ہو گیا- 22- اپریل 1930ء سے اس کی ہفتہ میں چار بار اشاعت ہونے لگی- پھر 30- مئی سے تین بار اور 7- مارچ 1935ء تک سہ روزہ ہی رہا- مدوجزر کے اس وسیع سلسلہ کے بعد آخر 8- مارچ 1935ء سے الفضل مستقل طور پر روزانہ کر دیا گیا۔

الفضل احمدیت کی ایسی شاندار خدمات سرانجام دے رہا ہے کہ جس کے بیان کی ضرورت نہیں- وہ سلسلہ کی 85 سالہ تاریخ کا حامل ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کی عظمت و اہمیت بتاتے ہوئے ایک دفعہ فرمایا تھا "آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں- مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے- جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی- لیکن کوتہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4- صفحہ 481 تا 483)

میرے دل پر چوٹ لگی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:-

"ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جارہا تھا- ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ خود آگے تھا اور میں پیچھے- راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی- اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا- میرے دل پر چوٹ سی لگی- اس نے وہ خط مجھے دیا- میں اس کو لے کر ٹھہر گیا- اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا- اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا- کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

(ملفوظات جلد اول ص 442 طبع اول دسمبر 1936ء)

مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

آنکھیں اشکبار ہوگئیں

سید احمد نور صاحب کابلی نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رئیس اعظم خوست علاقہ کابل کی نسبت یہ چشمدید روایت بیان فرمائی کہ (قادیان میں) ایک روز صاحبزادہ صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے فرمایا

میں دیکھتا ہوں کہ ملائکہ نے میرے سبب سے بہت لوگوں کو قتل کیا ہے میں کیا کروں میں نے تو قتل نہیں کیا"

("چشمدید واقعات" صفحہ 1 مصنفہ احمد نور کابلی- مطبوعہ قادیان- اکتوبر 1921ء)

26- مئی 1908ء کا ہوشربا دن اور اٹھارہ سالہ نوجوان کا پر شوکت عہد

حضرت سیدنا محمود نے 9- اپریل 1944ء کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"مجھے اپنی زندگی کے چند نہایت ہی پسندیدہ خیالوں میں سے جن کو میں اپنی ہزاروں نمازوں اور ہزاروں روزوں اور ہزاروں قربانیوں اور ہزاروں چندوں سے بڑھ کر سمجھتا ہوں اپنا وہ واقعہ ہمیشہ یاد رہتا ہے جب حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کا انتقال ہوا اور جماعت کے ایک حصہ نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب نہ معلوم کیا ہوگا- میری عمر اس وقت اٹھارہ سال کی تھی...... میں اس کمرہ میں گیا جس میں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کا جسد اطہر چارپائی پر پڑا تھا اور میں نے آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ اے خدا میں تیرے (مامور) کی نعش کے پاس کھڑے ہو کر عہد کرتا ہوں کہ

اگر ساری جماعت بھی اس سلسلہ سے منحرف ہو جائے تب بھی میں اکیلا اس کام کو جاری رکھوں گا۔

جس کام کے لئے تو نے حضرت (بانی سلسلہ) کو بھیجا تھا- اس موقعہ کے لحاظ سے اور اس مصیبت عظمیٰ کے لحاظ سے جو جماعت پر اس وقت آئی میرا اس قسم کا عہد کرنا ایک ایسا واقعہ ہے جو مجھے اپنی زندگی کے نہایت ہی شاندار

کارناموں میں سے ایک سنہری کارنامہ نظر آتا ہے

اور میں خدا تعالیٰ کا بے انتہا شکر کرتا ہوں کہ اس نے

اپنے فضل سے مجھے ہمیشہ اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائی"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1944ء ص 115-116 مرتب چوہدری مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری مطبوعہ قادیان)۔

درد میں ڈوبی ہوئی تقریر سن سن کر جسے
لوگ روتے تھے ملائک کہہ رہے تھے آفریں
چشم ظاہر بیں سے پنہاں ہے ابھی اس کی چمک
تیرا قسمت کا ستارا بن چکا ماہِ مبیں
کر نہیں سکتا کوئی انکار عالم ہے گواہ
جو کہا تھا اس نے آخر کر دکھایا بالیقیں

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم)

☆......☆......☆......☆

قدرتِ خداوندی کا ایک عجیب نظارہ

29- جون 1902ء کے ایک عجب نظارہ کی تفصیل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مبارک الفاظ میں- فرماتے ہیں:-

"کل کا نظارہ دیکھ کر میں خوش ہوا- میرے مکانوں میں چار بلیاں رہتی ہیں- ایک والدہ ہے اور تین اس کی بیٹیاں وہ بھی جوان اور مضبوط ہیں- کل دوپہر کے وقت میں اکیلا ادھر کے دالان میں بیٹھا تھا کہ میرے دروازہ کے آگے ایک چڑیا آکر بیٹھ گئی- فی الفور بڑی بلی نے حملہ کیا اس چڑیا کا سر منہ میں پکڑ لیا پھر دوسری بلی آئی اس نے وہ چڑیا پہلی بلی سے لے کر اپنے قبضہ میں کرلی اور اس کا سر منہ میں پکڑ لیا اور زمین پر ایسا رگڑا کہ میں وہ حالت مارے رحم کے دیکھ نہ سکا اور دوسری طرف میں نے منہ کرلیا اور پھر جو میں نے دیکھا تیسری بلی نے اس چڑیا کا سر اپنے منہ میں لے لیا اور اس وقت مجھے خیال آیا کہ سر غالباً کھایا گیا- اتنے میں چوتھی بلی نے اس چڑیا کو لیا اور زمین میں اسے رگڑا تب میں نے یقین کیا کہ چڑیا مر چکی اور سر کھالیا گیا اور رگڑوں میں کئی دفعہ چڑیا زمین پر گر پڑی- پھر ایک بلی نے چاہا کہ اس چڑیا کے گوشت میں کچھ حصہ لے اس نے چڑیا کو کھانے کے لئے اپنی طرف کھینچا- شاید اس غرض سے کم سے کم نصف پہلی بلی کے منہ میں رہے اور نصف آپ کھائے لیکن کسی سبب سے وہ چڑیا دونوں کے منہ سے نکل کر زمین پر جا پڑی اور گرتے ہی پھر کر کے اُڑ گئی- چاروں بلیاں پیچھے دوڑیں مگر پھر کیا ہو سکتا ہے- وہ کسی درخت پر جا بیٹھی اور بلیاں خائب و خاسر واپس آئیں۔

اس واقعہ کو دیکھ کر میرے دل کو بہت جوش آیا کہ اس طرح خدا تعالیٰ دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑاتا ہے"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 34-35 مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی- مطبوعہ روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر- اشاعت 10- دسمبر 1918ء)

☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ فجی-19- ستمبر 1983ء
مرتبہ-یوسف سلیم ملک صاحب

مشن ہاؤس میں بے پردہ خواتین کے داخلے کا مسئلہ

حضرت صاحب کی صووا میں تشریف آوری سے قبل بعض غلط فہمیوں کی بناء پر مقامی طور پر یہ اعلان کروایا گیا کہ وہ خواتین جو پردہ نہیں کرتیں وہ کسی استقبالیہ تقریب میں شامل نہ ہوں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر احمدی خواتین جو پردہ نہیں کرتی تھیں اول تو وہ مشن ہاؤس میں نہ آئیں اور جو آئیں بھی ان کو استقبالیہ تقریبات کے دوران ایک ایسے کمرے میں بند کر دیا گیا جہاں Cross Ventilation کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے گرمی کے مارے ان کا برا حال ہوا۔ اس واقعہ کی صدائے بازگشت اس روز جب مجلس سوال و جواب میں بھی سنی گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا لجنہ کی طرف سے ملاقات اور نصائح کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے میں نے ان سے کہا ہے کہ وہ مجلس سوال و جواب میں شامل ہوں اور اگر کوئی سوال کرنا چاہیں تو اس موقع سے وہ فائدہ اٹھائیں لیکن میرے یہاں آنے پر ایک غلط فہمی پیدا ہوئی۔ میں نے احمدی خواتین کو پردہ کے متعلق ہدایات تو ضرور دے رکھی ہیں لیکن میں نے ایسی کوئی ہدایت نہیں دی کہ وہ عورتیں جو برقعے نہیں پہنتیں وہ سرے سے مشن ہاؤس ہی نہ آیا کریں۔ مشن ہاؤس کے دروازے تو ہر کس و ناکس کے لئے کھلے ہیں بلکہ یہ تو ایک طرح سے روحانی بیماروں کی علاج گاہ ہے۔ اگر کسی ہسپتال میں بیماروں کا داخلہ بند کر دیا جائے تو مریض بیچارے کہاں جائیں گے۔ اس لئے یہ بالکل غلط بات ہے کہ پردہ نہ کرنے والی خواتین پر مشن ہاؤس کے دوازے بند کئے جائیں۔ میں نے کبھی بھی ایسی ہدایت نہیں دی کہ بے پردہ خواتین کو جماعتی تقریبات سے دور رکھا جائے۔ تاہم یہ صحیح ہے کہ میں نے ساری دنیا کی احمدی خواتین کو اس بات کا مکلف ٹھہرایا ہے کہ وہ (دینی) پردہ کو حتی المقدور رائج کرنے کی کوشش کریں۔ میں نے خواتین کو پردہ کرنے پر زور دیا ہے میں نے برقع کا لفظ استعمال نہیں کیا اس لئے کہ جب خواتین پردہ کرنے لگیں گی تو آہستہ آہستہ برقع کو بھی اختیار کر لیا جائے گا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ نصیحت کے ذریعہ عورتیں پہلے پردہ کرنے لگ جائیں۔ پس یہ جو واقعہ ہوا ہے بہت غلط ہوا ہے بلکہ عورتوں پر بہت ظلم ہوا ہے۔ (امام جماعت) کی زیارت اور اس کی باتیں سننے سے بعض خواتین محروم رہ گئیں۔

پردہ کی روح

حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میں اس سلسلہ میں تفصیل سے بتا چکا ہوں کہ (دینی) پردہ کیا ہے۔ کم سے کم پردہ یہ ہے کہ چادر سے مناسب حد تک چہرہ ڈھانپ لیا جائے۔ عیسائی Nuns کا لباس ایک قسم کی شرافت کا آئینہ دار ہوتا ہے اس میں نظروں کو اپنی طرف کھینچنے کی کوئی کشش نہیں ہوتی بلکہ یہ پیغام ہوتا ہے کہ ہمیں دیکھنا چھوڑ دیں ہم شریف عورتیں ہیں۔ یہ بنیادی پردہ ہے جس معاشرہ میں گند زیادہ نہ ہو لوگوں کو گھومنے پھرنے کی زیادہ عادت نہ ہو وہاں یہ پردہ چل سکتا ہے اور اس پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں کہ یہ تو غیر (دینی) پردہ ہے۔ اکثر ممالک میں جہاں پاکستانی عورتوں نے برقع چھوڑا اور چادر لینا شروع کی وہاں دیکھنے میں آیا کہ پھر چادر سر پر نہیں رہی پہلے وہ کندھے پر آ گئی پھر بازو پورے نہیں ڈھانپے گئے تو وہ ننگے ہو گئے' مخلوط پارٹیوں میں ملنا ملانا شروع ہو گیا تو چادر سے بات بے حیائی کی طرف چلی گئی اس لئے یہ وقت چونکہ پردہ کے قیام کا وقت ہے اس لئے میں پچھلے کئی ماہ سے یہ کہتا چلا آ رہا ہوں کہ عورتیں تعاون کریں اور کوشش کر کے برقع میں واپس آ جائیں۔ لیکن ایسی چادر اوڑھنا جس میں پردہ کی روح باقی رہے اور حیا قائم رہے وہ بھی ٹھیک ہے۔

عورتوں کا حق

اگر ایک احمدی خاتون چادر کا پردہ کرتی ہے اور چادر کا صحیح استعمال کرتی ہے اور بناؤ سنگھار کر کے باہر نہیں نکلتی اور اس کی اداؤں سے بے حیائی نہیں ٹپکتی بلکہ باوقار اور شریف خاتون سمجھی جاتی ہے تو ایسے پردہ پر کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ کسی احمدی خاتون کو مشن ہاؤس میں آنے سے روک نہیں سکتے حتی کہ اگر کسی خاتون نے یہ کم سے کم پردہ بھی نہ کیا ہو تب بھی اس کے لئے مرکزی جگہ پر آنے پر پابندی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر اصلاح ممکن نہیں۔ فجی کی تاریخ میں پہلی دفعہ امام جماعت نے یہاں کا دورہ کیا ہے۔ اس موقع پر عورتوں کو جماعتی تقریبات میں شامل ہونے سے محروم کر دینا بہت بڑی زیادتی ہے۔ آج مجھے اس بات کا پتہ لگا تو بہت دکھ ہوا۔ چنانچہ میں نے صدر لجنہ اماء اللہ فجی کو ہدایت کی ہے کہ سب احمدی خواتین کو یہاں بلوائیں' وہ مجالس سوال و جواب سنیں۔ میں نے آج ایک موقع پر دیکھا مستورات کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور تعجب سے صدر صاحبہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ بس برقع کی وجہ سے ہے وہ بیچاری کیا کریں۔ اس پر مجھے پتہ چلا کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ (فرمایا) عورتوں کا یہ حق ہے کہ وہ علمی مجالس میں شامل ہوں اس سے آپ ان کو محروم نہیں کر سکتے۔ (ہمارے مذہب) نے عورتوں کو جتنی آزادی دی ہے وہ ہم ان کو دیں گے اس سے آگے نہیں جانے دیں گے۔

نمازیں قصر کرنے کا مسئلہ

سفر میں نمازیں قصر کرنے کا مسئلہ مختلف صورتوں میں مختلف جگہوں پر آئے روز پیدا ہوتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سفر میں نمازیں قصر کرنے کی جو سہولت بخشی ہے اس کی بناء پر زندگی کے معمولات سے ہٹ کر احکام بجالانے کی صورت میں اکثر طبائع کا رد عمل مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مسئلے سے سب سے زیادہ مربیان کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ فجی میں بھی کچھ اسی قسم کی صورت حال تھی۔ چنانچہ حضرت صاحب کی مجلس سوال و جواب میں موقع غنیمت سمجھتے ہوئے ایک دوست نے سوال کیا کہ مربیان جب دینی دورے پر اپنے مرکز سے باہر جائیں تو کیا وہ نمازیں قصر کر سکتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگر تو مربی کا دورہ اتفاقی ہو اور اتنا نہ ہو کہ Routine بن جائے تو پھر مربی بھی نماز قصر ہی کرے گا لیکن اگر اس کا دورہ ہر ماہ پہلے سے کسی طے شدہ پروگرام کے مطابق ہوتا ہے تو قصر نہیں کرے گا کیونکہ حضرت بانی سلسلہ کا فتویٰ ہے کہ وہ سفر جو Set Routine میں داخل ہو جائے وہ نماز کی قصر کے لئے سفر شمار نہیں ہوتا۔

دراصل بات یہ ہے کہ انسان کی ڈیوٹی اور اس کے معمولات زندگی کا ایک حصہ بن جاتے ہیں اس لئے زندگی کا ایک ایسا معمول جو مقرر ہو چکا ہو وہ سفر شمار نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ بات مربی کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اتنے دن فلاں جماعت میں گزارے گا اور اتنے دن فلاں جماعت میں۔ تو ایسی صورت میں نہ یہ سفر کہلائے گا اور نہ نمازیں قصر کرنے کا سوال پیدا ہو گا تاہم اس بات کا فیصلہ کرنا کہ نماز قصر کی جائے یا نہ کی جائے ہر انسان کی اپنی صوابدید پر منحصر ہے۔

مسائل کے سمجھنے سمجھانے کا صحیح طریق کار

پس ہر آدمی کو اپنے حالات کے مطابق جائزہ لینا چاہئے کہ میرا یہ سفر شرعی بنتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ غلطی کرے گا تو اللہ کو جواب دہ ہو گا اس نے کسی بندہ کو جواب نہیں دینا اس لئے اعتراض کا کوئی حق نہیں ہاں سمجھانے کا حق ضرور ہے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ اس کے نزدیک مربیان کا سفر شرعی سفر نہیں بنتا اور اس نے شرعی سفر بنایا ہوا ہے اور نمازیں قصر کروا رہا ہے تو اسے بڑے ادب سے سمجھایا جائے کہ مجھے تو لگتا ہے کہ آپ کا یہ سفر شرعی نہیں ہے آپ کو نمازیں قصر نہیں کرنی چاہئیں۔ اگر وہ کہے کہ نہیں یہ شرعی سفر ہے تو آپ کا یہ جواب ہونا چاہئے کہ ٹھیک ہے جس چیز کا فیصلہ خدا نے کرنا ہے اس کے متعلق ہم آپس میں کیوں جھگڑا کریں۔ مربی فیصلہ کرنے میں آزاد ہے آپ اپنا فرض ادا کر دیں باقی بات اس پر چھوڑ دیں۔ البتہ اگر آپ کوئی ایسی حالت دیکھیں یا سمجھیں کہ بعض معاملات میں شریعت کی واضح خلاف ورزی ہو رہی ہے تو اس صورت میں آپ نصیحت کریں۔ اگر نصیحت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور آپ سمجھتے ہیں کہ اس سے دین میں رخنہ پیدا ہو گا جماعت میں ایک غلط رسم چل پڑے گی جو بالآخر دین میں فساد کا موجب بن جائے گی اور اس سے اگلی نسلوں کے متاثر ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا تو پھر آپ کا فرض ہے کہ امام جماعت کے پاس رپورٹ کر کے اپنا فرض پورا کر دیں اور ساتھ یہ بھی لکھیں کہ اگر ہماری غلطی ہے تو ہمیں بھی بتا دیا جائے تاکہ ہماری اصلاح ہو جائے اور ہماری وجہ سے جماعت میں کوئی فتنہ نہ کھڑا ہو جائے۔ پس معاملہ کو اس طرح کھول دیا جائے تو اس میں نہ مربی کو غصہ کرنے کی کوئی ضرورت ہے اور نہ رپورٹ کرنے والے کے لئے گھبرانے کی کوئی وجہ ہے۔ جماعت کے لئے یہ ایک صحیح طریق کار ہے اگر یہ جاری ہو جائے تو پھر کوئی فتنہ اور فساد پیدا نہیں ہوتا۔

غلبہ دین حق کی پیشگوئی کب پوری ہو گی

اس مجلس میں ایک بڑا اہم سوال یہ بھی اٹھایا گیا کہ احمدیت کے ذریعہ غلبہ دین حق کی جو پیشگوئی کی گئی ہے اس میں غلبہ سے کیا مراد ہے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ تین سو سال ختم ہونے پر غلبہ عطا ہو گا یا اس سے پہلے (-) حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر حسن ظن اور یقین رکھتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ تین سو سال کے زمانے میں کمی کر دے گا اور دین حق کو ادیان باطلہ پر نسبتاً جلدی غالب کر دے گا۔

جماعت کے لئے لمحہ فکریہ

اصل بات جو سوچنے والی ہے وہ یہ ہے کہ یہ فاصلہ کم کیسے ہو گا۔ دلچسپی کے لائق یہ بات نہیں ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے اصل دلچسپی اس بات میں ہے کہ آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس میں ہماری Contribution کیا ہے اور جب احمدیت کی تاریخ لکھی جائے گی تو اس میں ہماری کیا حیثیت اور کیا کردار متعین ہو گا۔

کلام الٰہی نے اس حقیقت پر بھی روشنی ڈالی ہے خدا کے وعدے جلدی بھی پورے ہو جاتے ہیں اور ان کے پورا ہونے میں دیر بھی ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی قوم اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور جو کچھ اس کی طاقت میں ہے اسے پیش کر دے تو دور کے وعدے جلدی پورے ہو جاتے ہیں اور اگر وہ دیر کر دے تو پھر جلدی کے وعدے دور چلے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ پر بھی یہی حقیقت صادق آتی ہے۔ اگر آپ نے حضرت بانی سلسلہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشریٰ داؤد

تربیت اولاد کے حوالہ سے ماؤں کی ذمہ داریاں

سچّے احمدی کی ماں

ماں ایک ایسا وجود ہے جس کی ذہنی قلبی کیفیات کے اثرات پیدائش سے پہلے ہی بچے پر پڑتے ہیں اور اس کے جذبات و خواہشات اس کی زندگی کا ایک لائحہ عمل تیار کرتے ہیں۔ یہ بات سائنس سے بھی ثابت ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول مولانا نور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن کی محبت ورثہ میں ملی ہے۔ کیونکہ ان کی مقدس ماں نے ہزاروں بچوں کو قرآن پاک پڑھایا تھا۔ قرآن پاک سے انہیں عشق تھا۔ تلاوت قرآن پاک ان کا محبوب مشغلہ تھا اور یہی چیز آپ کی زندگی میں نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ ساری زندگی قرآن پاک کے علوم پر کام کرتے۔ تفاسیر لکھتے پڑھاتے' حفظ کرواتے اور اس مقدس کتاب کے علوم و معارف کے خزانے لٹاتے گزری۔ حتیٰ کہ آخری بیماری میں بھی پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے اور آپ دو انسانوں کے کندھوں کا سہارا لے کر درس قرآن پاک کے لئے بیت الذکر تشریف لے جارہے تھے۔ وفات سے پہلے وصیت فرمائی کہ قرآن پاک پڑھو اس کا ترجمہ سیکھو اور پڑھاؤ۔ قرآن اور حدیث کا درس جاری رہے۔

پس مائیں تو دھرتی پر ہمیشہ موجود ہی رہتی ہیں۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اپنے تقدس کو جان لیں ان کو اس بات کا احساس ہو کہ ہم کو ماں کیوں بنایا گیا اور اس منصب' اس مقام کی لاج کیسے رکھی جاسکتی ہے کس طرح ہم اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔

اب میں آپ کے سامنے مختصراً ان ذمہ داریوں کا ذکر کرنا چاہوں گی جو مجاہد ماں کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

(1) اولاً پڑھا لکھا ہونا اور بنیادی دینی تعلیم کا جاننا ضروری ہے۔ مثلاً نماز کا ترجمہ' قرآن پاک ناظرہ' قرآن پاک باترجمہ اس پاک کلام کی ایک حد تک تفسیر' قرآن پاک کا کچھ حصہ حفظ بھی ہو پھر شرعی احکامات' عام زندگی سے تعلق رکھنے والی احادیث' بنیادی فقہی مسائل کے علاوہ اخلاقیات' حضرت رسولؐ پاک کی سیرت کی روشنی میں کیونکہ ان کو جانے بغیر انسان اپنی زندگی میں تبدیلی نہیں لاسکتا ہے۔ اور جب اس کو معلوم ہو جائے کہ میرے خدا نے اپنے بندوں کے زندہ رہنے کے لئے بنیادی لائحہ عمل (پروگرام) مرتب کیا ہے تب ہی تو وہ اس پر عمل کرنے کی جدوجہد کرے گا۔

(2) انسانی فطرت ہمیشہ سے نمونے کی محتاج ہے۔ اس لئے بچہ تو ویسے ہی ہر بات کی نقل کرتا ہے۔ اگر ماں باقاعدگی سے نماز پڑھنے والی ہو گی۔ قرآن پاک کی تلاوت کرے گی۔ خوش اخلاقی سے گفتگو اس کا شعار ہو گا۔ جھوٹ' چوری' غیبت' بے جا تجسّس' بدگمانی' گلہ' شکوہ' طعن و تشنیع سے پرہیز کرنے والی' سادگی و قناعت سے گزارا کرنا اور اسراف سے بچنا جانتی ہو۔ ہر ایک کی ہمدرد' محنتی' خدمت اور اطاعت اس کی ذات کا حصہ ہو تو ایسی ماں کو دیکھ کر ایک حد تک بچہ خود بخود ان چیزوں سے اثر قبول کرے گا اور نقالی کرتے کرتے وہ ان کا عادی ہو جائے گا۔

حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ تم اپنے نیک نمونہ سے ہی ایک حد تک اپنی اولاد کی تربیت کر سکتی ہو۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ انسان جو نمونہ دکھاتا ہے اردگرد کے لوگ اس کا اثر قبول کرتے ہیں۔ اور بچہ میں تو نقل کا مادہ ہوتا ہے۔ اگر مائیں اپنی اولادوں کے لئے نیک نمونہ نہیں بنتیں تو یقیناً ان کی اولاد کی اچھی تربیت ہونا ناممکن ہے۔"

(الازہار لذوات الخمار ص 330)

(3) ہر ماں کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ بچہ کی اصل تربیت کا زمانہ اس کا بچپن ہے بچہ اگر بچپن میں اچھی اور پاکیزہ عادتوں کا مالک بن جاتا ہے تو وہ ساری زندگی کے لئے اس کے اخلاق اور کردار کی بنیاد ثابت ہو سکتی ہے۔ اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بچہ ہے۔ بڑا ہو گا تو خود سیکھ لے گا۔ یہ بڑی نادانی کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پیدا ہوتے ہی حکم دیا کہ جو پہلی بات دنیا میں آنے کے بعد اس کے کان میں پڑے وہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بڑائی کا ذکر ہو اور یہی وہ پہلی آشنائی ہے جو اس کو اپنے خالق سے ہوتی ہے۔ اس بات کو سائنسی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کی پہلی حس قوت سامعہ کام کرنا شروع کرتی ہے۔ اس کے دماغی خلیات کے درمیان خلاء ہوتا ہے۔ جو دو سال کی مدت میں پر ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر بچے کے پاس مختلف زبانوں کے کیسٹ لگائے جائیں تو وہ بڑا ہو کر ماہر لسانیات بن سکتا ہے اگر صرف ایک زبان سکھانا مقصود ہو تو اسی زبان کو سنایا جائے وہ آسانی سے اس کو سمجھ لے گا۔

ایک واقعہ اس کے ثبوت میں پیش کرتی ہوں کہ ایک بچی انوکھی زبان کی نظمیں پڑھتی تھی۔ اس کے رشتہ دار اور ماں باپ سخت پریشان تھے کہ اس زبان کو جاننے والے موجود نہیں ہیں پھر اس بچی نے کس طرح یہ زبان سیکھی۔ تحقیق سے معلوم ہوا یہ عبرانی زبان ہے اس کی پہلی آیا اس کو بچپن میں یہ نظمیں سناتی تھی۔

اب اگر کوئی ماں اپنے بچے کو سچا اور پکا احمدی بنانا چاہتی ہے تو وہ دو سال کی مدت کے اندر اندر اس کے پاس قرآن پاک کی تلاوت کرتی رہے۔ انبیاء علیہم السلام کی کہانیاں سنائے۔ دین سے محبت اور اس کی غیرت رکھنے والوں کے واقعات بیان کرے' چند آیات' احادیث اور نظمیں منتخب کر کے اسے بار بار سناتی رہے پس جب وہ بولنے لگے گا تو خود بخود ان کو دہرائے گا۔

دنیا کے ملکوں اور قوموں میں جو زبانیں بولی جاتی ہیں وہ مادری زبان کہلاتی ہیں کیونکہ بچہ ماں سے ہی زبان سیکھتا ہے۔

اگر ایک ماں اس حقیقت کو جان لے کہ گھر کی سب سے قیمتی اور انمول چیز بچہ ہے اس کی تربیت اور تعلیم نسلوں کی بقاء کا ذریعہ ہے۔ تب وہ ہر کمزوری خامی اور برائی پر نظر رکھے گی۔ جس طرح قیمتی چیزوں کو گرد' غبار' نمی اور ٹوٹنے پھوٹنے سے بچانے کی لگن ہوتی ہے۔ اسی طرح بچے کے گرد فضول' لغو باتوں سے اجتناب کیا جائے۔ بے ہودہ جملے اور فحش باتوں کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ تو اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

پھر جس طرح ماں کو اشیاء کو صاف رکھنے اور چمکانے کی فکر ہوتی ہے۔ بچے کو پاکیزہ جملوں دعائیہ کلمات کے علاوہ محبت اور پیار سے کہے گئے چھوٹے چھوٹے اخلاقی جملے اس کی صلاحیتوں کو چمکانے میں مددگار ہوں گے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ تم جو کچھ بھی بچے کو بنانا چاہتے ہو اس کے لئے پانچ سال کی مدت ہے۔ اس کے بعد معاشرے کے اثرات اس پر پڑتے ہیں لیکن اس کی بنیاد بن چکی ہے۔ اس لئے حدیث میں آتا ہے۔ کم عمری سے نماز کی عادت ڈالی جائے اور دس سال کی عمر میں نماز پڑھنی چاہئے۔ کوشش کی جائے کہ اسکول جانے سے پہلے اسے قرآن پاک ناظرہ پڑھایا جائے۔

ایک بچے کو دیکھ کر اس سے گفتگو کر کے آپ اس کے گھر کے ماحول کا بخوبی اندازہ لگاسکتے ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "بچہ گھر کا آئینہ دار ہے۔"

حضرت امام جماعت اول فرماتے ہیں کہ آم کی گٹھلی کو چند پتے نکلنے کے بعد بچے بھی آسانی سے اکھیڑ سکتے ہیں لیکن جب یہ تناور درخت بن جائے تو کئی جوان مل کر بھی اس کو ہلا نہیں سکتے۔ اسی طرح بچپن میں جو کمزوریاں اور خامیاں دور کی جاسکتی ہیں۔ بڑے ہو کر ان پر قابو پانا مشکل ہے۔

(5) ماں کی زندگی کا سب سے بڑا جہاد ہی یہ ہے کہ وہ بچے کی ہر بات پر نظر رکھے اور اس کو تحمل اور حوصلہ سے نصیحت کرے۔ ہر بات کو یہ کہتے چلے جانا کہ یہ نہ کرو' یہ نہ کرو بھی درست نہیں بلکہ جس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ راستے بند کرتے چلے جانا خوبی نہیں بلکہ متبادل راہیں سمجھانا ضروری ہے اس لئے بچوں کو کہا جائے کہ یہ کرو۔ اللہ یہاں خوش ہوتا ہے۔ یہ کرو حضرت محمد ﷺ نے ایسا کیا تھا تاکہ وہ آسانی سے شوق سے سیکھتا چلا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ بے جا سختی اور مارنا اللہ کو پسند نہیں یوں گویا تم شرک کرتے ہو کہ ہم تربیت کر سکتے ہیں تم دعاؤں کے ساتھ درددل سے نصیحت کرو۔ نظام جماعت سے وابستگی سلسلہ کے کاموں اور پروگراموں میں حصہ لینا۔ بچوں کی تربیت کا لازمی حصہ ہیں۔

(6) ہر ماں کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کے بچے کی صحبت کیسی ہے کیونکہ صحبت کا اثر پڑتا ہے۔ حضور ﷺ صحبت کا خاص خیال رکھا کرتے تھے اس لئے کہا جاتا ہے کہ انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔

ایک شخص حضرت امام جماعت الاول کے پاس آیا کہ میرا بچہ دہریہ ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا سکول میں جس بچے کے ساتھ بیٹھتا ہے اس کی جگہ بدل دو اور چند دنوں میں ہی اس بچے پر سے بد اثرات مٹنے لگے۔

جب بچے دوست بناتے ہیں تو ماں کی ذمہ داری ہے کہ ان سے ملیں اور معلوم کریں کہ یہ کن خیالات اور عادتوں کا مالک ہے پھر اجازت ہو کہ اس سے دوستی رکھو اور اس سے ملو۔ کتابیں بھی اچھی دوست ہوتی ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اس لٹریچر کو دیکھا جائے جو بچوں کے زیر مطالعہ رہتا ہے بلکہ کوشش کی جائے کہ خود ان کے لئے کتابیں چنی جائیں ان کی چھوٹی سی لائبریری بنائی جائے۔

معزز قارئین! اب میں ان امور پر کچھ روشنی ڈالنا چاہوں گی جو بچے کے لئے ضروری ہیں۔ بچے کم عمری میں ہی دین کی بنیادی باتوں کو یاد کر لیں۔ نماز اور قرآن پاک پڑھنا ان کی عادت ہو۔ اپنی تاریخ سے واقفیت کے لئے انبیاء علیم السلام کے نام حضور ﷺ کے آباؤ اجداد کے نام اور رشتے۔ پھر آپؐ کے بچپن کے واقعات کتابوں کی صورت میں ضرور سنائے جائیں۔ جو بات بچوں کو سکھانا مقصود ہو اس کا وقت رات سونے سے پہلے ہے کیونکہ اس وقت کی باتیں لاشعور کا حصہ بن جاتی ہیں۔

(2) اخلاقی نیکیاں سچائی سے جنم لیتی ہیں اور جھوٹ ان کو کھا جاتا ہے اس لئے ان میں سچ کی عادت ڈالیں اور غلطی کے بعد سچ بتانے پر اتنی سختی نہ کی جائے کہ وہ خوف سے جھوٹ بولنے لگے۔ بلکہ بعض اوقات اس کی سچائی کا انعام دیا جانا چاہئے۔ یوں اس میں حوصلہ ہو گا کہ وہ اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی بجائے ان کا اظہار کرسکے اور آپ کو موقع مل جائے گا کہ جان کر اس کو درست کردیں۔

(3) بچوں کو بلند آواز میں بات کرنے کی عادت ہو۔ میری مراد چیخنا نہیں بلکہ کھسر پھسر ہے اس سے وہ بعض کمزوریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ بلند آواز عطیہ خداوندی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کی آواز عمدہ اور اچھی نہ ہو یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان کی آواز بلند ہو۔ بچے کا یہ پیدائشی حق ہے کہ اس کی آواز کو ماں باپ اونچی بنائیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنی آواز سنا سکے۔

(الازہار لذوات الخمار ص 137)

(4) بچپن سے ہی اس میں جرأت اور شجاعت پیدا کی جائے۔ ڈراؤنی کہانیاں اور بدنما خوفناک تصویریں اور مجسمے' خوفزدہ کرنے والی آوازوں سے بچوں کو بچایا جائے۔ کسی بات سے روکنے کے لئے بھی ڈرانے والے قصے اور فرضی ناموں کو استعمال نہ کیا جائے۔ کم عمری کا خوف ساری زندگی پر غالب رہتا ہے اور بچے میں دلیری اور بہادری پیدا نہیں ہوتی دین کو ترقی دینے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجود ہمیشہ ہی نڈر اور بہادر تھے اور آج ایسے ہی وجودوں کی ضرورت ہے۔

(5) بچے میں دین کی محبت اور اس کے لئے غیرت پیدا کی جائے جو اسلاف کے واقعات سے پیدا ہوتی ہے۔ دنیا میں باغیرت قومیں مرا نہیں کرتیں۔ غیرت انسان کو زندہ رکھتی ہے۔ زندگی کے گر سکھاتی ہے۔ مخالف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے مقابلہ کا حوصلہ عطا کرتی ہے۔ جس میں غیرت نہیں اس میں دین بھی باقی نہیں رہتا۔

نظام سلسلہ سے مضبوط اور مربوط تعلق بھی دینی غیرت کو ابھارنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ اور امام وقت کی اطاعت اس کو مزید استحکام بخشتی ہے۔

(6) بچے میں اسراف کی عادت نہ ہو چاہے مال کی یا وقت کی جب تک کہ وہ ہر چیز کی قدر کرنا نہیں جانتا۔ اس وقت تک وہ خدائی نعمتوں کا شکر گزار نہیں ہوتا۔ ہر چیز کو برباد کرنے کی عادت مثلاً کھلونے توڑنا' کپڑے پھاڑنا' کاپیاں کتابیں ضائع کرنا۔ وقت ضائع کرنا۔ گویا چیزوں کو ضائع کرنے والا وجود ناشکرا بن جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو ناشکری سخت ناپسند ہے۔ ایسا وجود زمانے پر بوجھ ہوتا ہے۔

(7) ہر بچے کو اس کی پیدائش کی غرض سے واقفیت ہو۔ وہ جانتا ہو کہ میرا وجود بڑا قیمتی وجود ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی سب سے پسندیدہ مخلوق ہوں اور پھر دین کی تعلیم کی عظمت' خدا تعالیٰ سے عشق اور رسول خدا کی محبت میں فنائیت کا درجہ پیدا کرنا ماں کا کام ہے۔

(8) بچوں میں توکل الٰہی کا پیدا ہونا انتہائی ضروری ہے اور یہی چیز اس کو قبولیت دعا کے ثمرات کو جاننے میں مدد دے گی۔ یوں وہ دنیاوی سہاروں سے بے نیاز ہوتے چلے جائیں گے اور ان کے لئے صرف اور صرف خدائے رب العزت کی ذات باقی رہ جائے گی اور ایسی قوم مٹائی نہیں جاسکتی۔ کوئی طاقت آج تک پیدا نہیں ہوئی جو خدا والوں کو ہرا دے۔

(9) بچوں کو بچپن سے ہی چھوٹے چھوٹے کام خود کرنے کی عادت ہو۔ بے جا لاڈ پیار ان کو ضدی بنا دیتا ہے جو زہر قاتل ہے اب میں چند ماؤں کا ذکر کروں گی جنہوں نے نہ صرف اپنی اولاد کو زندہ جاوید بنایا بلکہ خود بھی امر ہوتے ہوئے اپنی نسلوں کی جلاء کا سامان کر گئیں۔

(1) حضرت انسؓ کی والدہ جس نے اپنے بیٹے کی ساری خوشیاں اور راحتیں سرور دو جہاں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں تلاش کیں۔ اور کم عمری میں آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

تاریخ اس خادم رسولؐ کو آج تک نہ بھلا سکی اور اس خدمت کے صلے میں ان کی نسل بھی روحانی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال رہی۔

(2) حضرت اماں جان نے حضرت بانی سلسلہ کی وفات پر توکل کا نمونہ دکھایا کہ "یہ تو ہم کو چھوڑ چلے ہیں لیکن اے خدا تو ہمیں نہ چھوڑنا" پھر بچوں کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ "تمہارے عظیم باپ نے تمہارے لئے دنیاوی دولتیں تو نہیں چھوڑیں۔ ہاں دعاؤں کا انمول خزانہ چھوڑا ہے جو ساری زندگی تمہارے بلکہ نسلوں کے بھی کام آئے گا۔ دیکھیں آپ کی نسل سے خدا نے کیسے بڑے بڑے بزرگ پیدا کئے۔

(3) حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ جن کے بیٹے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں بچپن میں چھوٹی چھوٹی باتوں کا دھیان رکھنا۔ دینی تعلیم اور شرعی احکامات کی بجا آوری کی فکر' بزرگوں کی عظمت کا خیال رکھنا۔ گفتگو پر کان کہ کس طرح کسی کو مخاطب کیا۔ پھر سرزنش کا انداز ملاحظہ ہو کہ "طاری مجھے تم سے یہ امید نہیں کہ تم ایسا کر سکتے ہو" جانتے ہو میں نے تمہارے لئے کتنی دعائیں کی ہیں۔ میرا بیٹا ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیا پیار اور لافانی انداز تھا جو اس انسان کو عظیم المرتبت بنا گیا۔ آج ساری دنیا پر روحانی حکومت کر رہا ہے۔

(4) حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ کہ جن سے وائسرائے ہند نے پوچھا کہ ایک گھر کا نظام چلانا مشکل ہے یا ایک ایسی حکومت کا جو ساری دنیا پر پھیلی ہوئی ہے اس جرأت مند اور دینی غیرت رکھنے والی خاتون نے کہا اگر خدا کا فضل ہو تو بڑی سے بڑی حکومت کا چلانا بھی آسان ہے اور نہ ہو تو معمولی گھر کا انتظام بھی مشکل ہے اور جب وائسرائے نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے بیٹے کے لئے کچھ کروں۔ بڑی بے نیازی سے جواب دیا کہ میرے بیٹے کے سب کام خدا نے کرنے ہیں۔ ہاں تم بتاؤ تو میں تمہارے لئے دعا کروں۔ یہی توکل الٰہی تھا جس نے حضرت چوہدری صاحب کو اس مقام پر پہنچا دیا۔ جہاں آپ نے دین حق کی سچائی' قرآن کی عظمت کے ثبوت دنیا کو فراہم کئے اور دین کے لئے غیرت اور اس کی راہ میں خرچ کرنے کا وہ جنون عطا ہوا کہ سب کچھ خدا کے لئے وقف تھا اور اپنے لئے تو صرف اس کی محبت کو پانے کا ارمان تھا جو بہشتی مقبرہ قطعہ خاص میں جگہ مل جانے کی صورت میں پورا ہوا آج احمدیت میں ایسی ماؤں کی کمی نہیں جنہوں نے پہلی صدی کو اپنی قربانیوں ایثار اور فدائیت سے منور رکھا۔ اور دین کی خدمت کے لئے مربیان کی فوج پیدا کی۔ جنہوں نے ہر خطہ زمین میں دین حق کے پیغام کو نہ صرف پہنچایا بلکہ دین حق کے جھنڈے گاڑے۔ ان ماؤں کی قربانیوں اور اولاد کی تربیت و تعلیم نے دین کو دوبارہ زندگی عطا کی۔

لیکن اس دور میں بھی تو ایسی ہی ماں کی ضرورت ہے جو سچے احمدیوں کو جنم دے ان کی تربیت کرے۔ پہلی صدی میں تو ایک ملک اور ایک قوم کی تربیت کا کام تھا اب تو ساری اقوام اور سارے ملکوں میں جماعت کا پھیل جانا ایک بڑی ذمہ داری کی طرف نہ صرف توجہ دلا رہا ہے بلکہ ان کٹھن حالات میں مسلسل مجاہدے کی بھی دعوت دیتا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

کا جلوہ قبول کیا تو وہ آپ کے کردار کو سابقہ قوموں سے بدرجہا بہتر بنا دے گا اور آپ کے ذریعہ غلبہ دین حق کا وعدہ تین سو سال سے بہت پہلے پورا ہو جائے گا لیکن اگر آپ کے اعمال اور کردار میں وہ جلوہ نظر نہ آیا اور آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے تو پھر دیر بھی ہو سکتی ہے۔

★......★......★......★

انتصار احمد نذر

حضرت امام ابن حجر عسقلانی اور ان کی کتاب بلوغ المرام

حافظ ابن حجر عسقلانی علم حدیث کی خدمت کے حوالے سے خاص شہرت کے حامل ہیں آپ نے علم حدیث پر بعض بنیادی نوعیت کی کتابیں لکھیں جنہیں اب دینی مدارس میں پڑھایا جاتا ہے۔

مختصر تعارف:۔ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی العسقلانی شافعی مذہب کے مشہور و مستند محدث' مورخ اور فقیہ تھے آپ 773ھ میں مصر میں پیدا ہوئے ابتدائی عمر میں ہی آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں فقہ اور صرف نحو کی ابتدائی کتب پر عبور حاصل کر لیا۔ پھر وہ اپنے دور کے مشہور علماء سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔

بیس سال کی عمر سے آپ نے اپنے آپ کو بالخصوص حدیث کے مطالعہ کے لئے وقف کر دیا اس مقصد کے لئے انہوں نے مصر شام اور حجاز کے کئی سفر کئے اور وہاں کئی ماہرین لسان اور ادیبوں سے ملاقاتیں کیں انہوں نے مسلسل دس برس تک زین الدین العراقی سے حدیث پڑھی۔

ابن حجر نے دینی علوم کی خدمت کے لئے بہت سی کتب تالیف کیں جن میں سے بعض کتب دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں اور ان سے خاص طور پر فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

1۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری
2۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ
3۔ تہذیب التہذیب
4۔ نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر
5۔ بلوغ المرام

اردو دائرہ معارف نے ابن حجر کی کتب کی تعداد بیس لکھی ہے۔ لیکن مندرجہ بالا پانچ کتب کو خصوصی شہرت اور قبولیت حاصل ہوئی۔ ابن حجر نے 854ھ میں وفات پائی۔

بلوغ المرام بلوغ المرام احادیث کا ایسا مجموعہ ہے جس میں دینی احکام پر مشتمل احادیث نبوی صحاح ستہ کے علاوہ موطا امام مالک مسند احمد بن حنبل' صحیح ابن حبان' مستدرک حاکم' مسند ابی عوانہ دار قطنی' مسند بزار' سنن بیہقی اور المنتقی لابن جارود سے لی گئی ہیں۔

اگرچہ مشکوۃ مشارق الانوار اور تیسیر الوصول وغیرہ بھی منتخب احادیث کے مجموعے ہیں تاہم بلوغ المرام مندرجہ ذیل خصوصیات کی بناء پر منفرد اور نمایاں ہے۔

1۔ ہر ایک حدیث کو اس کی اصل کتاب کے حوالے سے پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ **اخرجہ فلان**

2۔ اگر ایک حدیث ایک سے زائد کتب میں آئی ہے تو ان سب کا ذکر کیا گیا ہے۔

3۔ احادیث کی صحت اور ضعف کا بھی ذکر ہے۔

4۔ صرف صحاح ستہ پر قناعت نہیں کی بلکہ دیگر کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

5۔ ابن حجر نے اس مجموعے میں اصح اور اثبت احادیث کو ہی لیا ہے اور جن احادیث کے بارے میں حفاظ حدیث نے کلام کیا ہے انہیں چھوڑ دیا گیا ہے۔

6۔ طویل احادیث کو ایسے طور پر مختصر کیا گیا ہے کہ اصل متن میں فرق نہ آئے اور نہ تقدیم و تاخیر ہو۔

7۔ اس میں فقہی مضامین پر مشتمل احادیث کا بیان ہے

خود ابن حجر کی زبانی سنئے کہ اس کتاب کے لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ وہ لکھتے ہیں:۔

یہ مختصر کتاب احکام شریعت کے دلائل حدیث پر مشتمل ہے اسے تالیف کرنے کی غرض یہ ہے کہ جو اسے یاد کرے اسے اس کے ہمعصروں میں عالم مانا جائے اور اس سے استفادہ کرنا مبتدی کے لئے بھی آسان ہے اور ایسے شخص کے لئے بھی جسے دینی علوم پر دسترس حاصل ہو اور میں نے امت کی خیر خواہی کی نیت سے ہر حدیث کو درج کرنے کے بعد اس کا مخرج بھی بیان کیا ہے۔ یعنی اس حدیث کو کون کون سے ائمہ نے اپنی کتب میں درج کیا ہے اور جب میں کہتا ہوں "رواہ السبعۃ" تو اس سے مراد یہ ہے کہ صحاح ستہ کے علاوہ امام احمد بن حنبل نے بھی اس حدیث کو اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کا نام "بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام" رکھا ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ہمارے علم کو ہمارے لئے وبال نہ بنائے اور ہمیں اپنی رضا کے مطابق اعمال کرنے کی توفیق بخشے۔ مکتبہ تجاریہ مصر کا شائع شدہ بلوغ المرام کا نسخہ 314 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں 1596 احادیث ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نفع مند سودا

حضرت صہیبؓ بھی ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کمزور طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ انہوں نے ہجرت کرنا چاہی تو کفار نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ تم مکہ میں محتاج ہو کر آئے تھے لیکن یہاں آکر دولتمند ہو گئے اب یہ مال لے کر ہم تمہیں یہاں سے نہیں جانے دیں گے۔

حضرت صہیبؓ نے کہا اگر میں یہ سارا مال تمہیں دے دوں تو پھر جانے دو گے۔ اس پر کفار راضی ہو گئے۔ اور حضرت صہیب سارا مال دے کر متاع ایمان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔ حضور ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ صہیب نے نفع بخش سودا کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 227 دار بیروت۔ بیروت 1957ء)

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

قمیل عیاض احمد

قلعہ ڈیراور - چولستان

پاکستان کے شمال میں کوہ قراقرم اور کوہ ہندو کش کے پہاڑی سلسلوں میں سربفلک چوٹیاں سر اٹھائے کھڑی ہیں۔ مشرق اور جنوب میں چولستان اور تھر کے وسیع صحرا ہیں۔ جن میں کہیں کہیں آبادیاں بھی ہیں۔

پنجاب کے ضلع بہاولنگر سے صوبہ سندھ تک ایک صحرائی پٹی پھیلی ہوئی ہے۔ جسے چولستان کہتے ہیں۔ مقامی زبان میں اسے روھی بھی کہا جاتا ہے۔

کبھی یہاں دریائے ہاکڑا گھاگھرا بہتا تھا۔ جس کے کناروں پر آبادیاں تھیں۔ پھر دریا نے اپنا رخ بدلا اور یہ علاقہ صحرا میں بدل گیا۔ اس صحرا کے کناروں پر اب بھی بستیاں آباد ہیں۔ لیکن یہ بے آباد صحرا نہیں۔ یہاں صحرا کے اندر بستیاں بھی موجود ہیں۔

چولستان پاکستان کے ساتھ سب سے پہلی الحاق کرنے والی ریاست بہاولپور کا حصہ تھا۔ جس پر نوابان عباسیہ نے طویل عرصہ حکمرانی کی۔ چولستان کی تاریخ بے حد قدیم ہے۔ اور اس کے آثار صحرا میں جگہ جگہ ملتے ہیں۔ بہت سے آثار میں صحرا میں تعمیر شدہ ایک قلعہ ڈیراور بھی ہے۔

احمد پور شرقیہ سے یزمان منڈی کو جانے والی سڑک پر چند کلومیٹر سفر کریں تو سڑک کے دائیں جانب ایک بورڈ پر ڈیراور لکھا ہے۔ یہ سڑک قلعے کو جاتی ہے۔

صحرا کے اندر پرانے صحرائی راستے پر اب ایک پختہ سڑک تعمیر ہو چکی ہے صحرا کے اندر بل کھاتی ٹیلوں اور صحرائی میدان کے درمیان سے گذرتی یہ سڑک جب ایک موڑ مڑتی ہے۔ تو اچانک سامنے سیاہ رنگ کی ایک پرہیبت عمارت آ جاتی ہے۔ جس کے قوس نما برج دور ہی سے نظر آنے لگتے ہیں۔

صحرا کے سینے پر سر اٹھائے کھڑی یہ سیاہی مائل عمارت قلعہ ڈیراور ہے۔ جو چولستانی تہذیب کی عظمت رفتہ کی داستان اپنے اندر لئے ہوئے ہے قلعہ ڈیراور قدیم ہندو طرز تعمیر کا حامل ہے۔ اور وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس قلعہ کی تعمیر بھاٹی قوم کے راجاؤں نے 757ھ میں کی۔ اور وہی اس پر قابض رہے۔ اس قلعے کو بہاولپور کے معروف عباسی حکمران نواب صادق محمد خان اول نے فتح کیا۔ اس پر راجہ راول آکھی سنگھ کا قبضہ تھا۔ اور اس کے نام پر یہ قلعہ ڈیراراول کہلاتا تھا۔ بعد میں یہ قلعہ ڈیراور کے نام سے معروف ہو گیا۔

یہ قلعہ چالیس میناروں پر مشتمل تھا۔ جس میں سے کچھ کچی اینٹوں اور بعض پکی اینٹوں کے بنائے گئے تھے۔ نوابان بہاولپور کے قبضے میں آنے کے بعد اس کی تعمیر نو کی گئی ہے۔

عباسی حکمرانوں نے قلعہ ڈیراور کے گرد ایک نہایت بلند پختہ دیوار تعمیر کروائی اور اس کے برجوں پر پہرے کے لئے چوکیاں قائم کیں۔ یہ چار دیواری باریک اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے۔

اور اب شکستہ حالت میں ہے۔ قلعہ ڈیراور عباسی فرمانرواؤں کا صدر مقام رہا ہے۔ قلعے کے ارد گرد آبادی اب بھی موجود ہے۔ اور قلعہ کے گیٹ کے ساتھ ہی ایک کچے بازار کے آثار نظر آتے ہیں۔ جہاں اب بھی ایک آدھ دکان باقی ہے۔

قلعے میں داخلے کا دروازہ کافی اونچا ہے۔ لکڑی کے ایک بہت بڑے شکستہ دروازے سے گذر کر قلعے کا دروازہ آتا ہے۔ جہاں ایک پہرے دار اب بھی موجود ہے۔ سر پر سرخ رومی ٹوپی اور اچکن میں ملبوس یہ پہریدار جس کی ٹوپی پر ریاست بہاولپور کا پیتل کا نشان لگا ہے۔ اس شکستہ عمارت کے پس منظر میں کھڑا یہ بوڑھا شخص اس عمارت کا حصہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

داخلی دروازے سے اندر جا کر ایک اور دروازہ لگا ہوا ہے۔ جو قلعے کا اصل دروازہ ہے۔ اندر سے قلعہ بے حد شکستہ اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے قلعہ تین حصوں پر مشتمل تھا پہلے حصے میں فوجی چھاؤنی کی بیرکس جیل اور گودام بنائے گئے تھے۔

گودام کی عمارتیں اور فوجی بیرکس شکستہ ہو چکی ہیں۔ جیل کے طور پر استعمال ہونے والے کمرے چمگادڑوں کی آماجگاہ ہیں۔

قلعے کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے۔ جس کے پہلو میں دفاتر تھے۔ جہاں نواب صاحب کا عملہ کام کرتا تھا۔ دفاتر اور حرم سراء کے قریب ہی ایک تہہ خانہ ہے۔ جس تک رسائی ایک سرنگ کے ذریعہ ممکن تھی جس میں اوپر سے نیچے جانے کے لئے سیڑھیاں اور لوہے کی پٹڑی بچھی ہے۔ جس پر ایک ٹھیلا چلتا تھا تقریباً 100 فٹ کا فاصلہ یہاں کے نوابین ٹھیلے پر بیٹھ کر طے کرتے تھے۔

تہہ خانہ اندر سے کئی چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل ہے۔ یہ تہہ خانہ سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈا ہوتا ہے۔ تہہ خانے میں روشنی اور ہوا کے لئے جھروکے بنائے گئے ہیں۔ قلعے کی فصیل تقریباً 6 فٹ چوڑی ہے۔ فصیل کے اوپر چڑھ کر دیکھیں تو سارے قلعے پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جا سکتی ہے۔ قلعہ کے چاروں طرف صحرا میں بکھری بکھری آبادیاں ہیں۔ جن کو پانی مہیا کرنے کے لئے مسجد کی شمالی سمت میں ایک تالاب بنایا گیا تھا۔ جس کا پیندا پیتل کا بنایا گیا تھا امتداد زمانہ سے اب اس کی تہ پر مٹی چڑھ چکی ہے۔ دوران جنگ اس تالاب کا پانی نکال دیا جاتا۔ فوجیں اور آبادی قلعہ بند ہو جاتی۔ قلعہ کی شرقی جانب عباسی خاندان کی تعمیر کردہ مسجد ہے تمام کی تمام سفید سنگ مرمر سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس مسجد کو نواب محمد بہاول خان سوم نے 1825ء میں تعمیر کرایا تھا۔ اس مسجد کی تعمیر ہو بہو جامع مسجد دلی کی طرز پر ہے۔

دلی کی جامع مسجد سنگ سرخ سے بنی ہے۔ اور بہت بڑی ہے۔ قلعہ ڈیراور کے ساتھ جامع مسجد سنگ سفید سے بنی ہے۔ اور چھوٹی ہے۔ مسجد ایک ہال۔ صحن اور ڈیوڑھی پر مشتمل ہے۔ اس مسجد کے لئے سنگ مرمر برصغیر کے دور دراز علاقوں سے لایا گیا تھا اس مسجد کی اندرونی تعمیر متعدد محرابوں پر کی گئی ہے۔

مسجد کے ساتھ ہی ایک کنواں بنایا گیا ہے۔ جو آج بھی مقامی آبادی کے زیر استعمال ہے۔ مسجد سے کچھ ہی فاصلے پر عباسی خاندان کا قبرستان ہے۔ جس میں بیگمات اور عباسی خاندان کی قبریں ہیں۔ قلعے کے گرد بکھری آبادی میں ایک پرانے بازار کے آثار ملتے ہیں جس کی تمام تعمیر کچی اینٹوں سے ہوئی ہے۔ قلعے کی ابتدائی تعمیر کچی اینٹوں سے کی گئی ہے۔ پھر بعد میں اس پر بیرونی طرف سے پکی اینٹوں کی دیوار تعمیر کی گئی جو چھوٹی ٹائل کی بنائی گئی ہے۔ امتداد زمانہ سے یہ دیوار کئی جگہ سے گر چکی ہے۔

اس کے اندر سے قلعے کی اصل تعمیر ظاہر ہو گئی قلعہ چالیس مدوّر برجوں پر مشتمل ہے بیرونی طرف سے دیکھیں تو برجوں کے اوپری حصے میں مورچے بنائے گئے ہیں۔ پانی کے نکلنے کا راستہ اور چراغ رکھنے کی جگہ بنائی گئی ہے۔ صحرا کے سینے پر ایستادہ یہ قلعہ چولستان کی رزمیہ تاریخ کی کئی ان کہی داستانوں کو اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے۔

ڈاکٹر مبین الحق خان

وہم۔ ایک نفسیاتی بیماری

انسان خدا تعالیٰ کی تخلیق کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ جس کی پیدائش کے بعد روز مرہ کے طور طریقے اس کی زندگی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ان طور طریقوں سے انحراف نفسیاتی بیماری کو جنم دیتا ہے۔

نفسیاتی بیماریوں میں سے ایک بیماری جسے وہم یا انگریزی میں (Obsessive Compulsive Disorder) کہتے ہیں۔ عام ہے۔ یہ بیماری مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

اس بیماری کی کئی ایک وجوہات ہو سکتی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ موروثی:۔ اگر کسی خاندان میں کسی شخص کو یہ بیماری ہو تو اس کی اولاد میں منتقل ہو جاتی ہے۔

2۔ بچپن کا ذہنی دھچکہ:۔ بچپن میں کوئی دماغی صدمہ یا ماں باپ کی طرف سے زیادہ سختی اس بیماری کی وجہ بن سکتی ہے۔

3۔ ذہنی دباؤ:۔ کسی قسم کا ذہنی دباؤ بھی اس بیماری کا موجب بن سکتا ہے۔ خاص طور پر عورتوں میں یہ بیماری حمل، اور بچے کی پیدائش کے بعد دیکھنے میں آتی ہے۔

اس بیماری کو مندرجہ ذیل علامتوں سے پہچانا جا سکتا ہے۔

1۔ آلودگی:۔ مریض ذہنی طور پر یہ محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ اس کے ہاتھ حتیٰ کہ جسم آلودہ اور گندہ ہو گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ ہاتھ دھوتا ہے لیکن اس کے ہاتھ دھو لینے کے بعد بھی تسلی نہیں ہوتی اور سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اب بھی ہاتھ گندے ہیں۔ چنانچہ وہ ہاتھ دھونے کے عمل کو بار بار دہراتا ہے۔ اسی طرح وہ بار بار نہاتا ہے۔ بعض اوقات مریض کے ذہن میں یہ احساس بھی پیدا ہوتا ہے کہ اس کا گھر بھی گندگی اور جراثیم کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ چنانچہ مریض اس خیال کے نتیجہ میں بار بار گھر کی صفائی کرتا ہے۔ صفائی ہونے کے باوجود بھی یہ احساس ہوتا ہے۔ کہ صفائی نہیں ہوئی۔ اور وہ بار بار صفائی کے عمل کو دہراتا ہے۔ نیز کمرہ کی چیزوں کو بھی کبھی ایک جگہ کبھی دوسری جگہ رکھتا ہے۔ اس طرح یہ خیال بھی ذہن میں بیٹھ جاتا ہے کہ بلی دودھ میں منہ مار گئی ہے۔

2۔ مشاہدہ کی تکرار:۔ اس علامت کے تحت مریض کام کی تکرار کرتا ہے۔ مریض دروازہ کی کنڈی بند کرنے کے بعد بھی ذہنی طور پر محسوس کرتا ہے کہ اس نے کنڈی نہیں لگائی۔ چنانچہ وہ ایک مرتبہ پھر دروازہ کے مشاہدہ کے لئے جاتا ہے۔ واقع میں کنڈی لگی ہوتی ہے۔ لیکن مریض کی پھر بھی تسلی نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ کئی بار یہ عمل دوہراتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات ایک کام مکمل کرنے کے بعد بھی مریض یہ سمجھتا ہے کہ اس نے کام مکمل نہیں کیا۔ چنانچہ وہی کام نئے سرے سے شروع کر دیتا ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ دفتر، سکول یا کسی کی ملاقات کے لئے تاخیر سے پہنچتے ہیں۔

3۔ احساس ندامت:۔ مریض کو بعض اوقات یہ احساس ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یا اپنے کسی عزیز کو نقصان نہ پہنچائے۔ اس کے ساتھ یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ فلاں قتل یا نقصان میری وجہ سے ہوا ہے۔

4۔ گندے خیالات:۔ بعض صورتوں میں مریض کو مذہب کے بارے میں یا اخلاق سے گرے ہوئے خیالات ذہن میں آتے ہیں۔

5۔ ذخیرہ کرنا:۔ بعض مریض فرنیچر اور دوسری گھریلو چیزیں اکٹھی کرتے رہتے ہیں۔ جو عام حالات میں غیر ضروری ہوتی ہیں۔

علاج و پرہیز:۔ اس بیماری سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو پریشانیوں سے دور رکھا جائے۔ نیز ہر حال میں خوش رہا جائے۔

اس بیماری کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ علاج نہ کروانے کے نتیجہ میں یہ بڑی نفسیاتی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 19- جون 1998ء

12-30 رات چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں نمبر13
1-00 رات-فرام دی آرکائیوز-تبرکات
2-00 رات-ہومیو پیتھی کلاس نمبر136
3-00 رات-ڈچ زبان سیکھئے
3-35 رات-تقریر از زاہد خان صاحب
4-50 صبح-چلڈرنز کارنر-آیئے نماز سیکھیں-ازامام صاحب
5-15 صبح-لقاءالعرب
6-25 صبح-تاریخ احمدیت
7-05 صبح-اردو کلاس
8-20 صبح-ڈچ زبان سیکھئے
8-50 صبح-ہومیو پیتھی کلاس
10-35 صبح-چلڈرنز کارنر-آیئے نماز سیکھیں
11-00 دوپہر-پشتو پروگرام-درس الحدیث
11-10 دوپہر-ایک ذہین طالبہ کا تعارف-امتہ الصبور
11-45 دوپہر- فرام دی آرکائیوز- تقریر از مولانا جلال الدین شمس صاحب- جلسہ سالانہ 1965ء
12-45 دوپہر لقاءالعرب
2-00 دوپہر-اردو کلاس
3-10 دوپہر-کمپیوٹر سب کے لئے
5-00 شام-خطبہ جمعہ-لائیو
7-50 شام-لقاءالعرب
8-50 رات-خطبہ جمعہ-دوبارہ
10-25 رات-اردو کلاس

ہفتہ 20-جون 1998ء

12-35 رات-بچوں کی ملاقات
1-05 رات-طبی معاملات- فضل عمر ہسپتال کے بارے میں ایک گفتگو
1-35 رات-خطبہ جمعہ دوبارہ
4-30 صبح-بچوں کی ملاقات
5-00 صبح-لقاءالعرب
6-05 صبح-خطبہ جمعہ-دوبارہ
7-10 صبح-اردو کلاس
8-15 صبح-کمپیوٹر سب کے لئے
8-55 صبح-فرنچ بولنے والوں سے ملاقات
10-55 صبح-چلڈرنز کارنر-ملاقات
11-30 دوپہر- سرائیکی پروگرام- ملاقات کا ترجمہ
12-35 دوپہر- طبی معاملات- فضل عمر ہسپتال کے بارے میں ایک گفتگو
1-05 دوپہر-لقاءالعرب
2-10 دوپہر-اردو کلاس
3-35 دوپہر-ڈاکومنٹری-فوٹوگرافی-نمبر5
4-30 دوپہر-سویڈش زبان سیکھئے
7-00 شام-بچوں کی امام صاحب سے گفتگو
8-15 رات-لقاءالعرب
9-00 رات- تفسیر الکبیر از ایم اے بی صاحب
10-30 رات-اردو کلاس

اتوار 21- جون 1998ء

12-40 رات-چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز- ربوہ
1-00 رات- مجلس سوال و جواب
2-30 رات- امام صاحب کے ساتھ چلڈرن کلاس
3-35 رات-سویڈش زبان سیکھئے
5-00 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز- ربوہ
5-20 لقاءالعرب
6-30 صبح-احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر از مبارک احمد ظفر-جلسہ سالانہ ناروے- 1996ء
7-00 صبح-اردو کلاس
8-20 صبح-سویڈش زبان سیکھئے-
8-50 صبح- امام صاحب کے ساتھ چلڈرنز کلاس
11-00 دوپہر-چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز- ربوہ
11-20 دوپہر-خطبہ جمعہ
12-25 دوپہر- مجلس سوال و جواب
1-55 دوپہر-لقاءالعرب
2-50 دوپہر-اردو کلاس
4-30 دوپہر-چینی زبان سیکھئے
7-05 شام- انگریزی دان دوستوں سے ملاقات
8-10 رات-لقاءالعرب
9-15 رات- البانین پروگرام- حضرت صاحب کے ساتھ مجلس سوال و جواب
10-40 رات-اردو کلاس

سوموار 22- جون 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر-. چلڈرن ورکشاپ نمبر4
1-15 رات-درس القرآن(1997ء)
2-45 رات-ایم ٹی اے ورائٹی- ہوائیں تیرے فضلوں کا منادی
3-30 رات-چینی زبان سیکھئے
4-35 صبح- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورکشاپ نمبر4
5-10 صبح-لقاءالعرب
6-15 صبح-ایم ٹی اے-امریکہ-حق کے متلاشی
7-20 صبح-اردو کلاس
8-25 صبح-چینی زبان سیکھئے-
10-45 صبح-انگریزی دان دوستوں سے ملاقات
11-20 دوپہر-درس القرآن
1-00 دوپہر-لقاءالعرب
2-05 دوپہر-اردو کلاس
3-10 دوپہر-سپورٹس رنگ فائنل
4-35 دوپہر-نارویجین زبان سیکھئے
7-05 شام-ہومیو پیتھی کلاس
8-05 رات-لقاءالعرب
10-25 رات-اردو کلاس

منگل 23- جون 1998ء

12-30 رات-چلڈرنز کارنر-ملاقات
1-05 رات-روحانی خزائن
1-30 رات-ایم ٹی اے ورائٹی- حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کے بارے میں گفتگو
1-55 رات-ہومیو پیتھی کلاس
2-55 رات-نارویجین زبان سیکھئے
3-25 ایم ٹی اے ورائٹی- تقریری مقابلہ
4-45 صبح-چلڈرنز کارنر-ملاقات
5-15 صبح-لقاءالعرب
6-20 صبح-سپورٹس-رنگ فائنل
6-50 اردو کلاس
7-55 صبح-نارویجین زبان سیکھئے
8-25 صبح-ایم ٹی اے ورائٹی- تقریر
9-00 صبح-ہومیو پیتھی کلاس
10-50 صبح-چلڈرنز کارنر-ملاقات
11-20 دوپہر- پشتو پروگرام- حضرت صاحب کے خطبہ کا ترجمہ
12-30 دوپہر-روحانی خزائن
12-50 دوپہر-لقاءالعرب
2-05 دوپہر-اردو کلاس
3-10 دوپہر-طبی معاملات
4-35 سہ پہر-فرنچ زبان سیکھئے
7-15 شام-ترجمۃ القرآن کلاس
8-20 رات-لقاءالعرب
10-30 رات-اردو کلاس

بدھ 24- جون 1998ء

12-35 رات چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں ازامام صاحب
1-00 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- رفقاء حضرت مسیح موعود کی سیرۃ و سوانح
1-35 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
2-00 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
3-05 رات-فرنچ زبان سیکھئے
3-40 رات-حکایات شیریں
4-45 صبح-چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں
5-15 صبح-لقاءالعرب
6-15 صبح- طبی معاملات
6-55 صبح-اردو کلاس
8-00 فرنچ زبان سیکھئے
8-35 صبح-حکایات شیریں
8-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس
10-45 صبح-چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں
12-10 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات
12-35 دوپہر-ایم ٹی اے ورائٹی- تقریر
1-10 دوپہر-لقاءالعرب
2-10 دوپہر-اردو کلاس
3-15 دوپہر-ایم ٹی اے ورائٹی-میزبان مسعود احمد خان صاحب
4-35 دوپہر-ترکش زبان سیکھئے
7-05 رات- ترجمۃ القرآن کلاس
8-10 لقاءالعرب
9-20 رات- فرنچ پروگرام- چلڈرن کلاس- بیلجیئم سے
10-30 رات-اردو کلاس

جمعرات 25- جون 1998ء

12-35 رات-چلڈرنز کلاس-ملاقات
1-05 رات-المائدہ
1-20 رات-ایم ٹی اے لائف سٹائل-پیرہن
1-55 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
3-00 رات-ترکش زبان سیکھئے
3-30 رات-ایم ٹی اے ورائٹی-حیدر علی ظفر صاحب کی تقریر
4-30 صبح-چلڈرنز کارنر-ملاقات
5-00 صبح-لقاءالعرب
6-45 صبح-اردو کلاس
7-55 صبح-ترکش زبان سیکھئے
8-25 صبح-ایم ٹی اے ورائٹی- مسعود احمد خان دہلوی
8-50 صبح-ترجمۃ القرآن کلاس
10-30 صبح-چلڈرنز کارنر ملاقات
11-00 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 29-3-96
12-15 دوپہر-ایم ٹی اے لائف سٹائل-پیرہن
12-45 دوپہر-لقاءالعرب
1-50 دوپہر-اردو کلاس
3-05 دوپہر-تاریخ احمدیت-کوئز پروگرام
3-40 دوپہر-درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ
4-35 دوپہر-ڈچ زبان سیکھئے
7-20 شام-ہومیو پیتھی کلاس
8-25 رات-لقاءالعرب
10-30 رات-اردو کلاس

درخواست دعا

○ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ولد مکرم شیخ ظہور الدین صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء یرقان اور ٹائفائیڈ بخار سے عرصہ 20 یوم سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 6

بیماری کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔جہاں تک اس بیماری کے علاج کا تعلق ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا موثر علاج موجود ہے اور ایسی ادویات موجود ہیں جن کا اگر مستند ڈاکٹر کے مشورہ سے استعمال کیا جائے تو مریض چند ماہ میں بہتری محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔

اسی طرح نفسیاتی طریقہ سے بھی علاج کیا جاتا ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو روحانی، جسمانی اور ذہنی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ (ماہنامہ مصباح اکتوبر 97ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 17 جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بھارتی حکومت نے پرتھوی میزائل پاکستانی سرحدوں کے قریب لگانے کا حکم دے دیا ہے اور بھارتی حکام نے پاکستانی سرحد سے 20 سے 30 کلو میٹر کے علاقے میں میزائل نصب کرنے کی تیاریاں شروع کردی ہیں۔ بھارتی ماہرین کا دعویٰ ہے کہ پرتھوی میزائل ڈھائی سو میل تک مار کر سکتا ہے۔

بھارت نے جموں و کشمیر میں حریت پسندوں کی تحریک کو ختم کرنے کے لئے اقدامات شروع کردیئے

18جون غروب آفتاب	7-19
19جون طلوع آفتاب	5-00

ہیں۔ بھارتی فوج کو کشمیر کے پہاڑی سلسلے میں پیش قدمی کا حکم دیا گیا ہے۔ کئی علاقوں میں اپریشن شروع کردیا گیا ہے۔ مجاہدین کے خلاف بڑی کارروائی کرنے کا حکم وزیر داخلہ نے دیا ہے۔

بھارت میں ایک سیاست دان سمیت 3۔ افراد پاکستان کو یورینیم سمگل کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یورینیم مغربی بنگال کے سرحدی علاقے بہار سے چرایا گیا۔

بی جے پی کی بھارتی مخلوط حکومت نے بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کا اعلان کردیا ہے۔

افریقی ریاست گنی بساؤ میں خانہ جنگی میں کمی کی بجائے مزید شدت پیدا ہو گئی ہے۔

بھارت میں تعینات امریکی سفیر نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کشمیر پر نتیجہ خیز مذاکرات فوراً شروع کریں۔ بھارت نے جنوبی ایشیا کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

نائیجیریا کی حکومت نے ایک سابق صدر سمیت 9 سیاسی رہنماؤں کو رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے روم میں ایک عالمی کانفرنس کا افتتاح کیا ہے۔ اجلاس میں عالمی فوجداری عدالت قائم کرنے پر غور ہو گا۔ جسے کسی بھی ملک میں کارروائی کا اختیار ہو گا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق کانفرنس میں 156 ممالک کے مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔

شمالی کوریا نے امریکہ کو کہا ہے کہ پابندیاں اٹھاؤ ورنہ میزائل ٹیکنالوجی بیچتے رہیں گے۔ میزائل ٹیکنالوجی کی فروخت کے ذریعہ اپنی معیشت کے لئے سرمایہ حاصل کر رہے ہیں۔

ملکی خبریں

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کے ازلی دشمنوں کی مخالفت کے باوجود کالا باغ ڈیم ہر قیمت پر بنے گا۔ ڈیم سے پنجاب ہی نہیں پورے پاکستان کو بجلی اور پانی ملے گا۔ ہم نے ٹریکٹر سستے کردیئے ہیں۔ اس سے ملکی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔ زرعی اور صنعتی انقلاب لایا جائے گا۔ بے نظیر نے بیرونی اکاؤنٹس میں پاکستانی عوام کا سرمایہ دونوں ہاتھوں سے لوٹ کر بھرا یہ رقم واپس لی جائے گی۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان سردار اختر مینگل کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے پر مسلم لیگ کی مرکزی قیادت کی طرف سے بلوچستان اسمبلی کے لیگی کارکنان کو اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کردیئے گئے ہیں۔ جس پر احتجاج کرتے ہوئے مسلم لیگ کے صوبائی جنرل سیکرٹری سعید ہاشمی سینیئر نائب صدر اور دیگر عہدیداروں نے اپنے جماعتی مناصب سے استعفے دے دیئے ہیں۔ اور مرکزی قیادت سے استدعا کی ہے کہ نوٹس واپس لئے جائیں۔ بی این پی کی مخلوط حکومت میں شامل مسلم لیگی ارکان وزارتوں سے پہلے ہی استعفے دے چکے ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں بھی نواز شریف کے لئے ایٹم بم ہوں۔ نواز شریف ملک کے لئے خطرہ بن گئے ہیں۔ حکومت دیوالیہ ہو چکی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان اور امریکی صدر کلنٹن کو خط لکھا ہے کہ اقوام متحدہ اور امریکہ مسئلہ کشمیر آئرلینڈ سمجھوتے کی طرز پر حل کروائے۔ خط میں بے نظیر بھٹو نے لکھا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات صدر کلنٹن کی سربراہی میں ہونے چاہئیں۔ پانچ بڑی طاقتیں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرائیں۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستانی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کی سازش میں امریکہ بھی شریک تھا۔ اسرائیل طیاروں کو امریکی اڈوں سے تیل مہیا کیا گیا۔ بھارتی دھماکوں کو بھی امریکی حمایت حاصل تھی۔ جس کا مقصد چین کو دباؤ میں رکھنا ہے۔ جنگ ہوئی تو بھارت کو ایک گھنٹے میں ہتھیار ڈالنے پر مجبور کردیں گے۔ کشمیر پر مذاکرات کی دعوت ثالثی کے بغیر قبول نہیں۔

جنرل جہانگیر کرامت اس ماہ چین کا دورہ کریں گے۔ اور پاک چین دفاعی تعاون بڑھانے کے لئے بات چیت کریں گے۔

پتہ بیرون

adcom 449/96